بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدّث

دہلی

نمبر ۷	ماہ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۵۴ھ	جلد ۳

مناسبات

(از مدیر)

طالبان علم دین کی وہ جماعت جو شوال میں اپنے اپنے گھروں سے نکلکر اطراف ملک میں پھیل جاتی ہے۔ اس کی تعلیم کے اختتام اور درس سے فراغت کا زمانہ یہی شعبان کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں عموماً عربی مدارس ڈیڑھ دو مہینے کے لئے بند ہو جاتے ہیں کتنے ہیں جو اس منزل کو ادھوری چھوڑ کر چند دن آرام کریں گے اور پھر اسی راہ پر آ لگیں گے۔ اور کتنے ہیں جو اپنی منزل مقصود کو طے کر کے، بامراد و باسند گھروں کو واپس جائیں گے۔ پس آج کی صحبت میں میں اپنے انہی نوجوان عالموں کو خطاب کرنا چاہتا ہوں جو ابھی ابھی تازہ دم ہو کر زندگی کے دوسرے دور میں قدم رکھ رہے ہیں۔ میرے محترم دوستو! سن لو کہ کل تک تم قوم کے لئے "بار" تھے لیکن آج قوم کا بار تمہارے کندھوں پر ہے۔ تم کل تک کسی خاص ماحول میں رہ کر "بے فکری" کی زندگی گذار رہے تھے لیکن آج تمہیں ایک لق و دق میدان میں کھڑے ہو کر دنیا کی ہر قسم کی سرد و گرم ہواؤں کو برداشت کرنا ہے۔ کل تک تم تحصیل علوم کیلئے کتابوں کے کیڑے تھے لیکن آج تمہیں مجسمۂ عمل بنکر دنیا کے سامنے آنا ہے۔ تم کل تک طالب علم بنکر "بے تکلفانہ" اور "بے باکانہ" انداز میں رہے۔ لیکن آج تمہیں "ورثۃ الانبیاء" کے زمرے میں آ کر صدق و صفا۔ سچائی اور خلوص کی زندگی گذارنی ہے۔ تم کل تک فقر و فاقہ۔ مسکنت و غربت میں رہ کر دوسروں کے محتاج تھے، لیکن آج تمہیں دین کی حمایت میں۔ ایمان کی حفاظت میں۔ کلمۂ حق کے اعلاء میں۔ خودداری و نجابت کی بقا میں۔ دنیا کی بڑی سے بڑی "مصلحت آفریں" "روپہلی و سنہری تھیلیوں" کو پائے استغنا سے ٹھکرا دینا ہے۔ ہاں ہاں! تم ہی ہو

جو کل تک کسی مسجد کے "ملا" بنکر گوشۂ گمنامی میں تھے لیکن آج تمہیں "اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے "آفتاب علماء" بنا کر دنیا میں چمکایا جائیگا۔ تم ہی ہو جنہیں "بت شکنی" کے بجائے "بت فروشی" پر۔ حق گوئی و حق پسندی کی جگہ "مصلحت بینی و عاقبت اندیشی" پر مجبور کرنے کیلئے دنیا کا تمام حسن و جمال اپنی پوری آرائش و زیبائش کے ساتھ تمہارے سامنے آئیگا۔ لیکن تمہیں آنیوالے تمام مصائب سے بے پروا ہو کر ہمت و جرأت کے ساتھ کھلے بندوں یہ کہنا ہوگا ؂

بروایں دام بر مرغ دگر نہ — کہ عنقارا بلند ست آشیانہ

مختصر یہ کہ اگر تمہیں احساس ہو تو سمجھ لو کہ اب تمہیں پھولوں کی سیج پر نہیں کانٹوں کے بستر پر لیٹنا ہے۔ ناموس شریعت کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو پھر روشن کرنا ہے۔ مسلمانوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانا ہے۔ اپنے آباء و اجداد کی کھوئی ہوئی دولت و عزت کو پھر حاصل کرنا ہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ خود "علماء" امت اور "زعماء" ملت ہی کو راہ راست پر لانا ہے۔ اُن "مصلحین" قوم کو اصلاح کا گُر بتانا ہے جو افساد کو اصلاح اور تخریب کو تعمیر سمجھے ہوئے ہیں +

لیکن آہ! انچہ میگویم بہ بیداری ست یارب یا بخواب؟ کیا یہ حقیقت نہیں؟ کہ میں آج سراب کو آب رواں سمجھ رہا ہوں۔ اس جماعت کو جو آج دنیا کی نگاہوں میں سب سے زیادہ اپاہج اور بے کس۔ بے حس اور "بے غیرت" ہے، خطاب کرنا تعجب خیز نہیں؟ ہے، اور یقیناً ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کرنا ہوگا کہ انھیں غیر حساس انسانوں میں بعض سعید روحیں بھی ہیں۔ انھیں خاکستروں میں بعض دبے ہوئے شرارے بھی ہیں۔ پس، گر در خانہ کس است، یک حرف بس است،

نئے ولولوں، نئے جذبوں، اور نئی امنگوں کے ساتھ مدارس سے فارغ ہونے والے نوجوانوں فاضلو! خدارا آنکھیں پھاڑ کر دیکھو، کان کھولکر سنو کہ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ پکار رہا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ (لوگوں کے کرتوت سے خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا)۔ للہ! "تن آسانی و تن پروری" کو چھوڑ کر اللہ کے بندوں کو راہ حق بتلانے کیلئے میدان عمل میں آؤ۔ ان تمام بدنما دھبوں کو، جو تمہارے سفید دامن پر ہیں، دھوکر، ملک میں اپنا وقار پیدا کرو۔ "لیڈریت" "امامت" "سرداری" کی "زلف پیچاں" میں الجھکر "اپنوں کو بھی "غیر" بنانے کے بجائے۔ ملک و ملت کی خدمت کیلئے بے نفس مجاہد بنکر غیروں کو بھی اپنا بناؤ

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی